سوال

(191)اہل ہنود کے میلوں یا مسلمانوں کے عرس میں...چیز خرید نے کے لیےَ جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہل ہنود کے میلوں یا مسلمانوں کے عرس میں بغرض تجارت اپنا سامان لے جانا کوئی چیز خرید نے کے لیےَ جانا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل ہنود کے میلوں یا مسلمانوں کے عرس میں تجارت یا کسی اور غرض سے شریک ہونا درست نہیں بلکہ عقلا اور نقلا ہر طرح قبیح ہے ۔ ہندوؤں کے تمام میلے شرکیہ اور فقیہ ہوتے ہیں پھر وہ غیر مسلموں کے تہوار میں اور رس خدا یک بدعت ہے پھر اس میں شریک ہونے والے عموما فاق و نجار اور بتدعین ہوتے ہیں اور اس اجتماع میں شرک اور فسق فجور کا بازار گرم ہوجاتا ہے ظاہر ہے کہ ایسے خلاف شرع اور ناپاک بے ہودہ مجمع میں خرید فروخت وغریہ کی غرض سے بھی شرک ہونا کیونکہ مباح اور جائز ہوسکتا ہے مومن کی شان قرآن کریم میں یہ بیان فرمائی گئی ہے ۔ وَالَّذِينَ لَايَشْهَدُونَ الزُّورَ اور ارشاد ہے ۔ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ٦٨ اور ارشاد ہے ۔ تَعَاوَنُوا عَلَى لبر والتقوي وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى لْإِثْمِ وَ لْعُدْوَٰنِ اور آپ ﷺ فرماتے ہیں ۔ من کثر سواد قوم فهو منهم خرید و فروخت کی بیت سے شریک ہونے والوں کا مقصد اگرچہ مراسم شرکیہ وفسقیہ میں شریک ہونا نہیں ہونا اور نہ تکثیر مجمع مد نظر ہوتا ہے لیکن بلا ارادہ اس خلاف شرع مجمع کی رونق بڑھانے کا زریعہ بن جاتا ہے ۔ میلے اور عرس کو بازار پر قیاس کرنا کھلی ہوئی غلطی ہے ۔

(مولانا عبید اللہ رحمانی) (محدث دہلی جلد نمبر 9 شمارہ نمبر 4)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد14ص191